بسم اللہ الرحمن الرحیم

تکبیرِ قنوت کہتے وقت ہاتھ اٹھانا بھول گئے، تو کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص نمازِ وتر میں تکبیرِ قنوت کہتے وقت بھولے سے ہاتھ نہ اٹھائے اور صرف زبان سے "اللہ اکبر" کہہ لے، تو اس کا کیا حکم ہے؟ کیا ایسی صورت میں سجدۂ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں نماز ادا ہو گئی، کیونکہ سجدۂ سہو اُس وقت واجب ہوتا ہے، جب نماز میں بھولے سے کوئی واجب ترک ہو جائے، جبکہ سنن و مستحبات کے ترک سے سجدۂ سہو لازم نہیں آتا، اور یہاں مسئلہ یہ ہے کہ **تکبیرِ قنوت کے وقت ہاتھ اٹھانا سنتِ مؤکدہ ہے، واجب نہیں،** لہٰذا اگر کوئی شخص تکبیرِ قنوت کے لئے ہاتھ نہ اٹھائے، تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا، البتہ سنتِ مؤکدہ کے پیشِ نظر اگر کوئی شخص جان بوجھ کر کبھی کبھار ہاتھ نہ اٹھائے، تو یہ اگرچہ گناہ نہیں، تاہم اِساءت یعنی بُرا ہے اور بلا عذر اس کی عادت بنا لینا گناہ ہے۔

سجدۂ سہو اُس وقت واجب ہوتا ہے جب نماز میں بھولے سے کوئی واجب ترک ہو جائے، سنن و مستحبات کے چھوڑنے سے سجدۂ سہو لازم نہیں آتا، جیسا کہ علامہ محمد بن ابراہیم حلبی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (وِصال: 956ھ/1049ء) لکھتے ہیں: "لا یجب الا بترک الواجب من واجبات الصلاۃ فلا یجب بترک السنن والمستحبات" ترجمہ: سجدۂ سہو، نماز کے واجبات میں سے (بھولے سے) کسی واجب کے ترک پر لازم ہوتا ہے، لہٰذا سنن و مستحبات کے ترک پر سجدۂ سہو لازم نہیں۔ (غنیۃ المتملی، صفحہ 393، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطا)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (وصال: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "واجباتِ نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے، تو اس کی تلافی کے لئے سجدۂ سہو واجب ہے۔" (بہار شریعت، جلد 01، صفحہ 708، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک اور مقام پر آپ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: "سنن و مستحبات کے ترک سے سجدۂ سہو نہیں، بلکہ نماز ہو گئی۔" (بہار شریعت، جلد 01، صفحہ 709، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملخصا)

تکبیرِ قنوت کے وقت ہاتھوں کو اٹھانا سنتِ مؤکدہ ہے، جیسا کہ "تنویر الابصار و در مختار" میں ہے: "(ولا یسن) مؤکداً (رفع یدیہ الا فی) سبعۃ مواطن کما ورد، ثلاثۃ فی الصلوۃ (تکبیرۃ افتتاح **وقنوت** وعید)" ترجمہ: سات مقامات پر ہاتھ اٹھانا سنتِ مؤکدہ ہے جیسا کہ وارد ہوا، تین نماز میں ہیں، تکبیر تحریمہ میں، **تکبیر قنوت میں،** عید کی تکبیر میں۔ (تنویر الابصار و در مختار مع رد المحتار، جلد 02، صفحہ 262-263، مطبوعہ کوئٹہ، ملخصاً)

"مراقی الفلاح" میں ہے: "يسن رفع اليدين للتحريمة" ترجمہ: تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا سنت ہے۔ (مراقی الفلاح مع حاشیہ طحطاوی، صفحہ 256، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اس کے تحت علامہ اَحمد طَحطاوی حنفی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (وِصال: 1231ھ/1815ء) لکھتے ہیں: "مثلها في ذالك تكبيرات الاعياد **والقنوت** كما في التبيين وغاية البيان، ومن اعتاد تركه اثم" ترجمہ: عیدین کی تکبیرات اور **تکبیر قنوت** بھی اس میں تکبیر تحریمہ کی طرح ہیں۔ جیسا کہ "تبیین" اور "غایۃ البیان" میں ہے۔ جو اس کو چھوڑنے کی عادت بنائے وہ گناہ گار ہوگا۔ (حاشیہ طحطاوی، صفحہ 256، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سنتِ مؤکدہ کو ترک کرنے کا حکم بیان کرتے ہوئے امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (وِصال: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "سنت مؤکدہ کے ایک آدھ بار ترک سے اگرچہ گناہ نہ ہو، عتاب ہی کا استحقاق ہو مگر بار ہا ترک سے بلاشبہ گناہ گار ہوتا ہے۔" (فتاوی رضویہ جلد 01، صفحہ 596، مطبوعہ رضا فاونڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9975

تاریخ اجراء: 19 ذوالقعدہ 1447ھ/06 مئی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net